خصائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

مولانا مفتی محمد سلیمان صاحب قاسمی

مکتبہ حمیدیہ
خوشحال پور، سہارنپور (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

خصائلِ مصطفیٰ ﷺ

اس کتاب کے اندر نہایت دل کش انداز میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی مکمل شکل وصورت، آپکے عادات واخلاق، لباس وطعام، آپکے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، ہنسنے رونے غرض آپ ﷺ کے اعلیٰ وبالا جمال وکمال کا ایسا نقشہ کھینچا گیا ہیکہ گویا پڑھنے والا آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے

تالیف

مولانا مفتی محمد سلیمان صاحب خوشحالپوری فاضل دارالعلوم دیوبند

MAKTABA HAMIDIA
KHUSHHALPUR P.O. MIRZAPUR
DISTT SAHARANPUR U.P. PIN NO.-247121

مکتبہ حمیدیہ خوشحالپور پوسٹ مرزاپور ضلع سہارنپور یوپی ۲۴۷۱۲۱

نام کتاب .... خصائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف .... محمد سلیمان قاسمی خوشحالپوری

تعداد صفحات .... ٢٣٢ ـــ دوسو بتیس

سن طباعت .... ١٤١٦ھ مطابق ١٩٩٥ء

طباعت .... نازیہ آفسیٹ پریس

کتابت .... شمیم اختر قاسمی، فیروز طارق

قیمت

ملنے کے پتے:

مکتبہ طیبہ دیوبند
مکتبہ حبیبیہ دیوبند
مسعود پبلشنگ ہاؤس ؍؍

مکتبہ رشیدیہ سہارنپور
مکتبہ علم ودانش ٦٠١ فخر اللہ
بیگ فراشخانہ دہلی ٦

مکتبہ الفروغ شاہی مارکیٹ
محلہ سرائے رفیع چاندپور بجنور
مکتبہ رحیمیہ منیجر عبد الرحیم بجلی والے
نزد مسجد منیہاران بہٹ سہارنپور

اسکے علاوہ دہلی، دیوبند اور سہارنپور کے اکثر کتبخانوں پر دستیاب ہے۔

دعا سلیمانی

اس بابرکت کام کے مکمل ہونے پر بارگاہ ایزدی میں وہی الفاظ پیش کرتا ہوں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک خاص موقع پر ارشاد فرمائے تھے کہ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ترجمہ۔ اے میرے رب میری قسمت میں دے کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے والدین پر اور یہ کہ کروں نیک کام جو تو پسند کرے اور شامل کرلے مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں سے

مجھ پہ یارب اور میرے ماں باپ پر ∴ تو نے جو احسان کئے ہیں سربسر
مجھ کو دے توفیق ان کے شکر کی ∴ اور اچھے کاموں کی توفیق بھی

یا اللہ، جن نفوس قدسیہ کی متبرک تصانیف سے میں نے استفادہ کیا ہے ان سب کی ارواح پاک پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔ آمین: عاجز و بے نوا محمد سلیمان

تعارف مُصنّف کتابِ ھٰذا

از مولانا مفتی فروغ سہیل صاحب قاسمی چاندپوری

تنبیہ محترم مفتی محمد سلیمان صاحب میرے دیرینہ ساتھی اور خاص دوست تو ہیں ہی میرے والدین اور سبھی گھر والے بھی ان کو پہلے ہی سے بہت چاہتے ہیں، یہ ہی وجہ ہے کہ جب ان کے بعض اساتذہ و احباب نے اصرار کیا کہ کتاب میں مؤلف کا تعارف شامل کرو تو ان کی نظر انتخاب مجھ پر پڑی کیونکہ مجھ سے زیادہ

کوئی انکے ساتھ نہیں رہا مگر افسوس کہ میں نے یہ خاکہ کافی محنت سے بہت مختصر انداز میں تیار کیا پھر بھی انھوں نے خود ہی اسکا ایک تہائی حصہ درمیان سے ختم کرا دیا اب اس کے علاوہ میری طرف سے کچھ حذف کرنے کی قطعاً اجازت نہ ہے۔

العبد فروغ سہیل ابن محمد احمد صاحب چاندپوری

اسم گرامی مفتی محمد سلیمان صاحب والد کا نام محمد حنیف دادا کا نام عبدالحمید ہے، آپ کا نام محمد سلیمان آپ کے نانا جان نے رکھا تھا اور یہ ہی نام زیادہ مشہور ہو گیا، ورنہ آپ کے دادا نے آپ کا نام صدّیق رکھا تھا اور وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ صدیق ہی کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ کے دادا عالم تو نہیں تھے مگر علماء صلحاء سے بہت لگاؤ رکھتے تھے بزرگوں کی خدمت میں حاضری ان کا خاص مشغلہ تھا، نہایت ہی متقی اور پارسا انسان تھے، وہ اگرچہ اب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں مگر آج بھی پورے علاقے میں عبدالحمید اللہ والے کے نام سے ان کو یاد کیا جاتا ہے۔

جائے پیدائش آپ کی پیدائش ہندوستان کے شمالی صوبہ اترپردیس کے ضلع سہارنپور میں خوشحالپور نامی گاؤں میں ہوئی یہ گاؤں سہارنپور سے جانب شمال وکاس نگر جانے والے شارع عام پر واقع ہے، سہارنپور سے اس کا فاصلہ ۳۵ کلومیٹر ہے اور وکاس نگر سے بھی۔

گاؤں اگرچہ اپنی آبادی اور مردم شماری کے لحاظ سے بہت مختصر ہے، لیکن کفر وشرک کی تمام گندگیوں سے پاک ہے، نیز مسلمانوں کے ایسے گمراہ فرقوں سے بھی خالی ہے جو طرح طرح کی خرافات وبدعات کے مرتکب ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ پاک ہی رکھے اور خوش حال بھی

ابتدائی تعلیم ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں خوشحالپور کے مکتب مدرسہ قادریہ

حفظ القرآن میں ہی حاصل کی کلام پاک ناظرہ اور اردو ہندی کی ابتدائی کتب بچپن ہی میں بلا تکلّف پڑھنے لگے تھے۔

بڑی عمر کے لڑکے ان پر تعجب کرتے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کتاب کو کیسے فرفر پڑھ دیتا ہے ذرا نہیں جھجکتا۔

گھر سے باہر

ابھی بچپن ہی کی زندگی تھی کہ آپ کے نانا حاجی ظہور احمد صاحب والدین سے اصرار کرکے اپنے ساتھ اپنے گاؤں شاہ پور میں لے آئے اور وہیں پر مدرسہ اشرفیہ مسعودیہ میں داخل کردیا اور حافظ سعید احمد صاحب نعمت پوری جو ان کے نانا کے دوست بھی تھے اور وہاں مدرسہ میں حفظ پڑھاتے تھے ان کے پاس کلام پاک حفظ کیا اور اردو ہندی کی کتابیں اور حساب، املا وغیرہ کی مشق حافظ قاری عبد المنّان صاحب سے متعلّق رہی، حفظ کلام اللہ اور مدرسہ کی پرائمری تعلیم کے ساتھ اسی گاؤں کے سرکاری بڑے اسکول میں پانچویں کلاس کا امتحان دیا اور اس میں بھی کامیابی حاصل کی۔ آپ کی خداداد ذہانت و ذکاوت نے تھوڑے عرصہ میں تمام مدرسہ کے بچوں کا منظورِ نظر بنا دیا تھا۔

نیز حافظ سعید احمد صاحب کی خصوصی دلچسپی اور نانا جان کی کڑی نظر نے تو تعلیم و تربیت میں اور بھی چار چاند لگا دیئے۔

رائے پور میں

جب قرآن شریف مکمّل حفظ ہو گیا اور اردو، ہندی حساب غرض لکھنے پڑھنے کا خاصا سلیقہ آگیا تو والد محترم بغرض داخلہ مدرسہ فیضِ ہدایت گلزار رحیمی رائے پور لے کر حاضر ہوئے وہاں حضرت مفتی عبد القیوم صاحب اور آپ کے خالو مولانا دلشاد صاحب کے مشورہ سے یہ بہ تجویز کیا گیا کہ ایک سال اور کلام اللہ شریف یاد کرایا جائے پھر فارسی کی تعلیم

شروع کی جائے، چنانچہ حافظ یٰسین صاحب کے پاس ایک سال میں قرآن شریف کا دور کیا اور اردو، ہندی، حساب، لکھنا پڑھنا سب چیزوں میں حافظ صاحب ہی کی نگرانی رہی جس کی وجہ سے ان چیزوں میں مزید ترقی ہوئی۔

فارسی کی تعلیم ایک سال کلام پاک یاد کرنیکے بعد دوسرے سال فارسی کی تعلیم شروع کی اور اس سال کی تمام کتابیں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور اپنے خالو مولانا دلشاد احمد صاحب سے پڑھیں۔

عربی اوّل اس سال کی بھی تمام کتب ان ہی دونوں حضرات سے پڑھیں اور اس سال بوستاں بھی مولانا الیاس صاحب سے پڑھی، ان دونوں اساتذہ نے خاص لگاؤ کے ساتھ محنت کرائی جہاں تک مولانا دلشاد صاحب کا تعلق ہے تو وہ تو آپکے حقیقی خالو تھے انکا لگاؤ تو فطری تھا ہی اور مولانا الیاس صاحب کی دلچسپی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رائے پور سے آجانیکے بعد بھی برابر خطوں کے ذریعہ دعا دیا کرتے تھے چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک خط کی عبارت نقل کیجاتی ہے۔

از بندہ محمد الیاس غفرلہ ۱۹/جون ۱۹۹۳ء پنجشنبہ

عزیزم محترم جناب مولوی وحافظ محمد سلیمان صاحب زیدت علمکم وعملکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج ہی تمہارا مکتوب موصول ہوکر باعثِ مسرّت وکاشفِ حالات ہوا بندہ تمہارے لئے دل وجان سے دعا گو ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے آپکو عالم باعمل بنا کر قوم وملّت کی خدمت کیلئے تادمِ حیات قبول فرمائے آمین ہر قسم کی آفات وبلیات شرور وفتن سے تمہاری حفاظت فرمائے عزیزم فروغ سہیل سے بھی ہدیہ سلام مسنون عرض کر دیجئے گا

فقط والسلام ۔ احقر محمد الیاس غفرلہ ۲۷/۱۲/۱۲ ھ

اور رائے پور میں بھی شروع ہی سے اپنے قریب لگا لیا تھا اور پوری جماعت کو اپنے کمرہ کے سامنے بٹھا کر ان سے تکرار کہلواتے تھے اور خوب دعائیں دیا کرتے۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ یہ (سلیمان) تو علم کی مایہ ہے۔

اساتذہ کی دعا رنگ لاتی ہے، چنانچہ ابھی متعلم دارالعلوم ہی تھے کہ "خصائل مصطفیٰ" جیسی شاہکار اور محققانہ تالیف کی شکل میں اساتذہ کی دعا کا رنگ سامنے آگیا اور آتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

جامعہ اسلامیہ ریڑھی میں

فارسی اور عربی اوّل کا کورس مکمل کر نیکے بعد جامعہ اسلامیہ ریڑھی میں داخلہ ہوگیا اور عربی دوم یعنی کافیہ سے لیکر مختصر المعانی تک کی تمام کتب جامعہ ہی میں پڑھیں۔

جامعہ اسلامیہ ریڑھی جو پورے علاقہ میں تعلیم و تربیت کی عمدگی کے لحاظ سے ایک ممتاز ادارہ ہے وہاں بھی آپ کی ذہانت و فطانت اور اساتذہ کی خصوصی دلچسپی نے نمایاں کردار ادا کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اساتذہ و طلباء کے منظورِ نظر بن گئے سال کے سال تمام کتابوں کا ساتھیوں کو تکرار کرانے کے علاوہ مناظرہ کا پروگرام ہو یا تقریری مقابلے کا مضمون نگاری کا میدان ہو یا خدمت اساتذہ کا ہر اعتبار سے ممتاز حیثیت کے حامل رہے یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے اساتذہ آج بھی انکو اپنی اولاد کی طرح چاہتے ہیں جامعہ اسلامیہ ریڑھی میں مندرجہ ذیل اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

مولانا محمد اختر صاحب مہتمم جامعہ، مولانا قاری عاشق الٰہی صاحب نائب مہتمم مولانا محمد ہاشم صاحب استاذِ حدیث، مولانا ابوالحسن صاحب مولانا جمشید علی صاحب مفتی محمد شاہد صاحب، مولانا اطہر مدنی صاحب اور مولانا عبدالصمد صاحب، اور انگلش ماسٹر ذوالفقار صاحب سے پڑھی۔

جامعہ اسلامیہ میں مختصر المعانی تک کی تعلیم کے بعد رمضان رائے پور میں گذارا کیونکہ وہاں پر پاکستان سے شاہ عبدالعزیز صاحب نبیرہ شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری تشریف لائے ہوتے تھے اسلئے پورے رمضان حضرت کی خدمت میں حاضری کا بھی شرف حاصل ہوا صرف رات کو قصبہ کی ایک مسجد میں تراویح پڑھانے جاتے اور رات ہی کو واپس آجاتے اور اکثر وقت خانقاہ ہی میں گزرتا یہ حضرت رائپوری کا آخری رمضان تھا

اس کے بعد بقرعید کے موقع پر آپ کی وفات ہو گئی۔

دارالعلوم دیوبند میں

رمضان کے بعد شوّال ۱۴۱۲ھ میں دارالعلوم دیوبند میں فارم بھر دیا اور داخلہ امتحان میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہو کر متعلم دارالعلوم بن گئے، جلالین کے سال میں داخلہ ہوا اور پھر دورۂ حدیث تک کی تمام کتابیں دارالعلوم میں ہی پڑھیں، جامعہ اسلامیہ ریڑھی کے علمی اور تربیتی ماحول نے اب اس قابل بنا دیا تھا کہ دارالعلوم میں شروع سے اخیر تک بلا تکلّف تمام کتابوں کا تکرار کہلایا کیونکہ وہاں رہکر تکرار کہلانا آپکی فطرتِ ثانیہ بن گئی تھی اور دارالعلوم میں آپ کی حاضر باشی اور پابندیٔ اسباق کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ مشکوٰۃ شریف کے سال سے ہی درسگاہ کی کنجی اور رمائک کا نظام آپ ہی کے سپرد کر دیا گیا تھا، اور پھر دورہ کے سال دارالحدیث جیسی عظیم الشان دینی درسگاہ کی چابی کی ذمّہ داری نبھانے کا بھی شرف حاصل ہوا اور یہ خدمت آپنے ایسی دل جمعی سے انجام دی کہ کبھی دارالعلوم کی انتظامیہ کو شکایت کا موقع نہ دیا جبکہ اس سے قبل عدم توجّہی کی بنا پر تعلیمات کیطرف سے چابیاں ضبط کرنیکے واقعات بھی ہوتے مگر آپکے کیسا تھ ایسا نہیں ہوا حالانکہ اصل عہدہ دار ترجمان وغیرہ دوسرے ساتھی رہے آپ کسی عہدہ کے ذمہ دار نہ تھے مگر خدمت اللہ جس سے چاہے لے سکتا ہے، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ دورۂ حدیث کے سال ہی ماہنامہ القاسم کا مدیر بھی بنا دیا گیا جو طلبائے سہارنپور کا علمی ثقافتی دیواری پرچہ ہے۔

چند سال دارالعلوم میں رہ کر وہاں کے مشاہیر وقت ــــ اور یکتائے روزگار علماء و صلحاء سے فیوض علمیہ کا خوب استفادہ کیا اور پھر ۲۱، ۲۰ سال کی عمر میں نمایاں کامیابی کیساتھ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں سند فراغت حاصل کی، جن علماء سے آپ کو شرف تلمّذ حاصل ہوا ان میں سے مندرجہ ذیل حضرات خصوصیت سے

قابلِ ذکر ہیں

حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب و حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری، حضرت مولانا محمد ارشد صاحب مدنی، حضرت مولانا ریاست علی صاحب، حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی، مولانا قاری محمد عثمان صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب، حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی، حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالنپوری، مولانا محمد احمد صاحب ان کے علاوہ اور بھی حضرات ہیں اور حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی سے بھی بخاری کا افتتاح کیا اور سند اجازت حاصل کی، تجوید میں فوائد مکیہ قاری شفیق الرحمٰن صاحب سے پڑھی۔

دارالافتاء میں داخلہ دورۂ حدیث کے بعد افتاء و قضاء کی تعلیم ایک سال کے اندر دارالعلوم وقف میں حاصل کی اور ۲۲ سال کی عمر میں افتاء سے بھی فراغت ہو گئی اسی سال مسجد عالی شان دیوبند میں امام بھی ہو گئے کیونکہ وہاں کے لوگ جبھی سے مصر تھے جب ایک مرتبہ جلالین شریف کے سال آپنے اس مسجد میں تراویح میں قرآن شریف سنایا تھا مگر مشکوٰۃ اور دورۂ حدیث کے سال تعلیمی مشاغل کیساتھ درسگاہ کے انتظامی امور کی مصروفیت کیوجہ سے معذرت کرتے رہے اور افتاء کے سال ان حضرات کی خواہش بھی پوری کردی، اسی سال آپنے "خصائل مصطفیٰ" تالیف فرمائی جو سیکڑوں مشہور علماء و صلحاء کی خدمت میں پہنچکر خراج تحسین حاصل کر چکی۔

دارالافتاء والقضاء کے بعد رمضان دیوبند ہی مسجد عالی شان میں گذرا کیونکہ پہلے سے تفسیر قرآن کا سلسلہ جاری تھا اور تراویح کے بعد چلتا رہا اس کے علاوہ تین بجے تک رات ہی کے وقت پورے رمضان نفلوں میں

سپارے بھی سنے اور کئی بچوں کو قرآن بھی پڑھایا کیونکہ پڑھنے کیساتھ پڑھانے کا بھی بہت شوق ہے تعلیم ہی کے زمانہ میں میبذی، سلم العلوم، نورالایضاح، ہدایۃ النحو اور انکے علاوہ چھوٹی بڑی متعدد کتابیں بہت سے حضرات کو پڑھائی ہیں۔

متاعِ دنیا کے بھوکے انسان کا جسطرح پیٹ نہیں بھرتا زیادتی کا طالب رہتا ہے اسی طرح علم کا پیاسا بھی سیر نہیں ہوتا ہے، چنانچہ اس سال پھر شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند میں انٹرویو کیلئے درخواست دیدی اور انٹرویو میں اوّل نمبر کی کامیابی کے ساتھ پاس ہوگئے اور اس وقت اسی شعبہ میں ریسرچ اسکالر ہیں۔ اور مولانا کفیل احمد صاحب مدیر آئینہ دارالعلوم کی زیر نگرانی ترجمہ و تالیف کی مشق جاری ہے۔

شیخ الہند اکیڈمی مادر علمی دارالعلوم دیوبند کا علمی واشاعتی شعبہ ہے جسمیں علوم نبوی کا احیاء، واشاعت اور جدید و مفید موضوعات پر اردو عربی کتابوں کی تالیف کے ساتھ نوجوان فضلاء کو اردو عربی ترجمہ و تالیف کی تربیت بھی دیجاتی ہے۔ انشاء اللہ اسسال یعنی ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء میں موصوف اسکی بھی تکمیل کرلینگے، آپکی تاریخ پیدائش ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۳ء ہے، ۲۲، ۲۱ سال کی عمر میں خصائل مصطفیٰ تالیف فرمائی اور اسوقت ۲۳، ۲۲ سال کی عمر میں ہیں اور آئندہ کیلئے کوئی حتمی ارادہ ظاہر نہیں فرماتے خدا انکی دلی مرادیں پوری فرمائے۔

خاص خاص عادتیں جو میرے تجربہ میں آئیں

بظاہر بہت خوش اخلاق و ملنسار لیکن چہرہ پر اکثر مسکراہٹ کے باوجود اندرونی طور سے ہر وقت مغموم و رنجیدہ، مہمان نوازی گویا گھٹی میں پڑی ہوئی ہے مزاج میں قدرے تیزی، غصہ جلد آتا ہے مگر منھ سے بولکر کچھ کہنے کے بجائے خود ہی اندرونی طور پر گھٹتے رہتے ہیں، دماغی محنت کے عادی ہیں، طبیعت بے حد حساس۔ شاید اسیوجہ سے انتہائی نحیف و لاغر نظر آتے ہیں، تجرّد اور یکسوئی کے تو بس دلدادہ ہیں وغیرہ وغیرہ

فرد ع سہیل قاسمی